- سانحہ بنوری ٹاؤن اور علماء اہل سنت پر مظالم
- حکومت کی غفلت اور جانبدارانہ مجرمانہ رویہ
- مساجد کا تقدس اور دینی مدارس کا تحفظ بھی حکومت کی ذمہ داری ہے

ایوانِ بالا سینٹ میں معرکہ حق و باطل

جامعۃ العلوم العربیہ بنوری ٹاؤن ملک کی عظیم دینی درسگاہ محدث العصر مولانا محمد یوسف بنوریؒ کی یادگار اور اہلسنت کا دینی مرکز ہے۔ گذشتہ ماہ اہلِ تشیع نے انتظامیہ کی نگرانی اور سرپرستی میں جامعۃ العلوم اور جامع مسجد اور وہاں کے اکابر علماء و مشائخ اور طلبہ علوم دینیہ پر جس طرح مظالم اور ان کی تذلیل و تحقیر کی اور حکومت نے بھی دیدہ دانستہ اقلیتی فرقہ کی حمایت و حفاظت اور بھرپور سرپرستی کی تو اس پر ملک بھر میں ردّ عمل کے طور پر جمہور اہلسنّت نے احتجاج کیا۔ ایوان بالا (سینٹ) میں حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ نے اظہارِ حق اور اتمام حجت کے طور پر جمہور اہلسنت کا جو مقدمہ پیش کیا اور پھر سینٹ کے مختلف اجلاسوں میں اس پر صدائے احتجاج بلند کرتے رہے ذیل میں سینٹ سیکرٹریٹ کی مختلف رپورٹوں سے نقل کر کے نذرِ قارئین ہے (ادارہ)

(۱۱ اکتوبر ۸۷ء پانچ بجکر ۴۰ منٹ)

مولانا سمیع الحق | جناب والا! پاکستان چونکہ ایک اسلامی جمہوریہ ہے اور اسلام کا نام ہم سب لیتے ہیں تو میں ایک ایسے واقعہ کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرانا ضروری سمجھتا ہوں جو آج اور کل کراچی میں رونما ہوا ہے۔ اس پر اگر ہم تحریک التواء وغیرہ کا انتظار کریں تو اس کا موقع نہیں آئے گا۔ تقریباً ڈھائی سو علماء گرفتار کئے گئے ہیں اور اخبارات میں آیا ہے کہ بعض علماء کی انتہائی شرمناک طریقے سے تذلیل کی گئی ہے۔ ان کی داڑھیاں نوچی گئی ہیں۔ وہ نہایت پرامن اسلامی عقیدے کے متعلق عظمت صحابہ رضی اللہ عنہم کانفرنس کرنا چاہتے تھے کہ چاروں طرف سے پولیس نے جامع مسجد بنوری ٹاؤن کے حدود کو روک لیا اور جن لوگوں نے ۱۴۴ کی نافرمانی نہیں کی تھی ایک ایک کر کے پرامن طریقے سے مسجد میں آ رہے تھے ان کو بھی گرفتار کیا۔ جنگ اخبار میں ساری تفصیلات

آپ کے سامنے آسکتی ہیں اب تک ۲۲۰۰ افراد گرفتار کئے گئے ہیں ان کی داڑھیاں نوچی گئی ہیں ۔ راتوں رات لوگوں کے گھروں پر چھاپہ مار کر اور مسجدوں میں پولیس نے گھس کر جوتوں سے نمازیوں کو مارا ۔ اوران پر پتھر پھینکے ۔ اس معاملہ کو ایوان میں خدارا زیر غور لائیں ۔ یہ آگ خدانخواستہ کہیں پورے ملک میں نہ پھیل جائے ۔ مسلمانوں میں سواد اعظم اہلسنت کی طرف سے جو پروگرام عظمت صحابہؓ کانفرنس کا تھا اس کو جبراً بلا وجہ رد کرنے کی کوشش کی گئی ہے ۔ اس میں کوئی اشتعال انگیزی نہیں تھی ۔ کسی فرقے کے خلاف نہیں تھا ۔ تو ساری کراچی میں بے چینی پھیلی ہوئی ہے آپ سینٹ میں اس معاملے کو زیر غور لائیں ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین | جی ، اس میں مولانا ..... جناب وسیم سجاد صاحب وزیر قانون آپ اس پر اظہار خیال کریں ۔

جناب وسیم سجاد | جناب والا مناسب یہ ہو گا کہ جناب وقت دے دیں تاکہ اس بارے میں تفصیل صوبائی حکومت سے منگوائی جائے ۔ اور پھر وہ تمام تفصیل اس ایوان کے سامنے پیش کردی جائے گی ۔ تاکہ اس پر مناسب کارروائی جو بھی جناب مناسب سمجھیں وہ کی جاسکے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین | جی جناب مولانا سمیع الحق صاحب ۔ میرے خیال میں مناسب یہ ہے کہ آپ تحریک دے دیں ۔

مولانا سمیع الحق | انہوں نے پکڑ دھکڑ شروع کر رکھی ہے ۔ وہاں چھاپے مار رہے ہیں ۔ بڑے بڑے علماء ، مفتی احمد الرحمن مولانا اسفندیار ، مولانا عبدالستار تونسوی ، سب لوگوں کو ہراساں کیا گیا ۔ کچھ گرفتار ہیں ۔ کتنے دن تک یہ تحقیقات کریں گے ۔ کتنے دن یہ آگ وہاں سلگتی رہے گی ۔ پھر کہیں گے کراچی کے واقعات ۔ وہاں کتنا حساس علاقہ ہے کیسے نازک حالات ہیں ۔ ان حالات میں سواد اعظم ، اکثریت ، ان کو اس طرح بھڑکانا اور بلا وجہ ان کو تکلیف میں ڈالنا ان کے علماء کی داڑھیاں نوچنا آخر اس کی وجہ کیا ہے ۔ آپ بتا سکتے ہیں کہ انہوں نے کیا جرم کیا تھا ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین | میرا خیال ہے اس میں بہتر یہی ہے مولانا کہ آپ اسے باقاعدہ طور پر ایوان میں تحریری طور پر دے دیں تاکہ گورنمنٹ بھی تمام حالات سے باخبر ہو جائے ۔ آئندہ اجلاس ، کل یا پرسوں جو بھی ہو گا اس میں اس کو ترجیح دے دی جائے گی یہ تو ہو سکتا ہے ۔

مولانا سمیع الحق | جناب والا اگر وزیر قانون صاحب یہ یقین دہانی کرا دیں

جناب وسیم سجاد | جناب والا ! ہماری کوشش تو یہ ہوگی کہ اس ایوان کا اگلا اجلاس جو ۳۱ تاریخ کو ہو رہا ہے اس اجلاس میں ہی ہم مکمل تفصیلات فراہم کر دیں ۔ اگر کوئی دقت ہوئی تو میں ۳۱ تاریخ کو ایوان میں بیان کر دوں گا ۔ کہ اس میں کیا دقت ہے اور اس میں کوشش کی جائے گی کہ تفصیلات آجائیں ۔

پھر ۳۱ اکتوبر کو سینٹ کے اجلاس میں مولانا سمیع الحق نے سینٹ کے چیئرمین اور وزیر قانون کے وعدہ اور یقین دہانی کے پیش نظر دوبارہ سانحہ بنوری ٹاؤن کا مسئلہ چھیڑا ۔ اس سلسلہ کی رپورٹ کا جو حصہ سینٹ سکرٹریٹ سے حاصل ہو سکا

مذہبی پیشیں خدمت ہے۔

مولانا سمیع الحق | پوائنٹ آف آرڈر

جناب ڈپٹی چیئرمین | اگر اس کے متعلق ہے تو تشریف رکھئے کیونکہ میں نے اس کے بارے میں رولنگ دے دی ہے۔

مولانا سمیع الحق | نہیں حضرت، اس کے بارے میں، بالکل عرض نہیں کر رہا ہوں۔ آپ کی رولنگ سر آنکھوں پر۔

جناب ڈپٹی چیئرمین | جی،

مولانا سمیع الحق | پرسوں آپ نے ایک وعدہ فرمایا تھا.... ہم نے ایک مسئلہ کراچی کے واقعات کے بارے میں اٹھایا تھا۔ آپ نے فرمایا تھا کہ اگلے اجلاس میں فوراً وزیر قانون اس مسئلہ کے متعلق بیان دیں گے۔

ہم چونکہ براہ راست اس وقت کراچی سے آرہے ہیں اور وہاں حالات نہایت تشویشناک ہیں۔ تیسرا دن ہے کہ لوگ سینکڑوں گرفتار کئے گئے تھے۔ ابھی تک جیلوں میں ہیں۔ یہاں تک کہ اب جیلیں بھر گئی ہیں۔ اور اب ان کو تھانوں میں رکھا جا رہا ہے۔ سولجر بازار تھانہ میں ہم نے خود جا کر دیکھا کہ سترہ افراد جن میں آٹھ آٹھ نو نو سال کے چھوٹے بچے بھی شامل ہیں، پڑے ہوئے ہیں۔ پانی تک ان کو نہیں دیا جا رہا۔ جن افراد کو پولیس نے اپنی پنجرہ نما گاڑیوں میں شام سے لے کر آٹھ بجے تک بٹھائے رکھا، ان کو ان گاڑیوں سے قضائے حاجت کے لئے بھی نہیں اترنے دیا گیا۔ اس طرح چار پانچ سو افراد اس شکل میں رہے۔ اگر وہ ان حالات کو کنٹرول نہ کر سکے تو کل یہ آگ پورے ملک میں خدا نخواستہ بھڑک نہ جائے۔ جناب وزیر قانون نے انشاء اللہ اب تک ساری تفصیلات جمع کی ہوں گی۔ ہم بھی ان کے سامنے کچھ حقائق پیش کر سکتے ہیں اگر وہ چاہیں۔ ہم تو اسی وجہ سے وہاں گئے تھے کہ حالات ٹھیک ہو جائیں اور حقائق سامنے آ جائیں۔ چوتھا دن ہے کہ یہ لوگ جیلوں میں ہیں۔ آخر ۱۴۴ دفعہ کسی نے توڑ بھی دی، جلسہ ہو گیا۔ اس طرح کے واقعات کے بعد عموماً لوگوں کو دو تین دن کے بعد چھوڑ دیا جاتا ہے۔ لیکن ان کو اب تک کیوں رکھا گیا ہے۔ وہاں پاکستان بھر سے تمام علماء جمع ہوئے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم کل سڑکوں پر نکلیں گے اور کسی طرح سے بھی ہم سڑکوں پر دھرنا مار کر بیٹھیں گے۔ خواہ فوج آئے یا پولیس آئے۔ ایسے حالات خدا کرے کہ پیدا نہ ہوں۔ بلکہ اس معاملے کو سلجھایا جائے۔ پہلے اس پر وزیر قانون اظہار خیال فرمائیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین | مولانا صاحب، بالکل میں نے اس دن آپ سے وعدہ بھی کیا تھا کہ گورنمنٹ حالات سے باخبر ہو۔ مگر اس کے لئے بھی رولز کے تحت یہ کسی معاملے کو آؤٹ آف ٹرن لینے کے لئے ضروری ہے کہ ہاؤس کے سامنے متعلقہ تحریک کو پیش کیا جائے اگر ہاؤس اجازت دیتا ہے تو میں اسے پیش کرنے کے لئے تیار ہوں۔

قاضی عبداللطیف | گذارش یہ ہے کہ کسی صاحب نے اس کی مخالفت کی ہی نہیں۔ تو پھر ہاؤس سے کیوں پوچھنا چاہ رہے ہیں۔ جب انہوں نے مخالفت خود نہیں کی اور وہ اس کا جواب دینے کے لئے تیار ہیں تو میرے خیال میں اس موقع پر ہاؤس سے پوچھنا کہ آپ کیا چاہتے ہیں درست نہیں۔

راجہ نادر پرویز وزیر مملکت برائے داخلہ | ابھی تک ہمارے پاس پوری تفصیلات نہیں پہنچیں۔ میری درخواست ہے

کہ اگر آپ اس موشن کو موو کرنا چاہتے ہیں تو موو کر دیجئے اور پرسوں ان شاءاللہ ہم اس کا جواب ہاؤس میں پیش کر دیں گے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین | آپ میری گذارش سنئے۔ ہاؤس میں اس مسئلہ پر بحث کے لئے ضروری ہے کہ ہاؤس سے اوٹ آف ٹرن اس پر بحث کی اجازت لینی ضروری ہے۔

مولانا سمیع الحق | میں نے اسی روز آپ کے حکم کے مطابق رولز کے مطابق لکھ کر دے دیا تھا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین | آپ پڑھئے۔

مولانا سمیع الحق | میں پڑھ کر سناتا ہوں۔

تحریک | جناب چیئرمین ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ قومی اور ملی نوعیت کا معاملہ جو کہ حسب ذیل ہے زیر غور لایا جائے۔

کراچی کے اخبار مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۸۷ء سے واضح ہوتا ہے کہ پولیس نے جمشید روڈ کی مسجد سے عظمت صحابہ کانفرنس میں شرکت کے لئے جانے والے ڈہائی سو افراد کو گرفتار کر لیا۔ سواد اعظم اہلسنت کے راہنماؤں اور کانفرنس کے منتظمین کے خلاف مقدمات درج کر لئے۔ لوگوں کو روکنے کے لئے سات اطراف سے ناکہ بندی کر لی۔ جامع مسجد بنوری ٹاؤن میں پولیس داخل ہوئی جوتوں سے نمازیوں کو مارا۔ علماء کی داڑھیاں نوچی گئیں۔ سواد اعظم اہلسنت کے علماء کی گرفتاری کے لئے پولیس جلد ہی چھاپے مار رہی ہے۔ اس واقعہ سے پورے ملک کے اہل سنت مسلمانوں میں شدید بے چینی پھیلی ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین، میں اس کی تفصیلات میں تو نہیں جاتا لیکن اتنا عرض کروں گا کہ جناب وزیر مملکت راجہ نادر پرویز صاحب نے فرمایا کہ اس کی تفصیلات ہمیں ابھی موصول نہیں ہوئیں ابھی تک۔ میں حیران ہوں کہ یہ ایک ترقی یافتہ ملک ہے اس میں وسائل ہیں ذرائع ہیں۔ انٹیلیجنس ہے۔ ایف آئی اے، ڈائریکٹ ٹیلیفون کا سسٹم ہے۔ یہ دوسرا براعظم تو نہیں ہے، کسی اور براعظم کے بارے میں یہ بات تو متعلقہ نہیں ہے۔ آج تیسرا دن ہے۔ جیلوں میں لوگوں کو مجسٹریٹ کے سامنے پیش کئے بغیر ڈالا گیا ہے چھوٹے چھوٹے بچے جیلوں میں ہیں۔ صرف معلومات جمع کرنے کے لئے اور ہم کتنے ہفتے انتظار کریں گے۔ اگر وزارت داخلہ اور یہاں کے ذرائع کی یہ حالت ہے تو پھر ؎

"تا تریاق از عراق آوردہ شود
مار گزیدہ مردہ شود"

یہ سارا جھگڑا ۱۰ صفر سے پہلے پہلے ختم کرنا چاہئے تھا جب ۱۰ صفر کا مسئلہ گذر جائے گا اور پانی سر سے گذر جائے گا تو پھر معلومات اکٹھی کر کے ہمیں بتائیں گے کیا خاک؟ تو خدارا اس معاملے میں آپ نے وعدہ فرمایا تھا کہ ہم بیان پیش کریں گے وسیم سجاد صاحب اس وقت موجود تھے۔ اگر آپ آج ہی اس بارے میں کوئی اطمینان بخش بیان دے دیں ۔۔ کم از کم ان لوگوں کو صبح ہونے سے پہلے پہلے رہا کرا دیں تو پھر بھی وہ مطمئن ہو جائیں گے۔ ہم تو اس ملک کی خیر خواہی کی بات کرتے ہیں۔ خدا کی قسم، سیاست کی بات نہیں کرتے۔ آپ کی کیوں آنکھیں نہیں کھلتیں جب آگ لگتی ہے اور بھڑک اٹھتی ہے تو پھر آپ اسمبلیٔ

میں کہتے ہیں کہ اب آپ حالات پر بحث کریں۔ اس معاملے کا رخ اگر قومی اور لسانی جھگڑوں کی طرف ڈال دیا گیا تو ..... کراچی کا علاقہ کتنا حساس ہے۔ وہاں اگر مذہبی قسم کی چیز بھی شامل ہوگئی تو پھر تو ..... اس لئے میں دونوں حضرات وسیم سجاد صاحب اور راجہ نادر پرویز صاحب سے اپیل کرتا ہوں کہ اس معاملے پر ہمیں کوئی تسلی بخش جواب دیں۔

جناب جہانگیر شاہ جوگیزئی | یہ مولانا صاحب نے فرمایا کہ علماء کی داڑھی نوچی گئی تو کیا یہ پولیس میں آج کل نائی بھرتی ہوچکے ہیں کہ وہ بالوں کو دیکھ کر تڑپ جاتے ہیں یا کیا؟

ڈپٹی چیئرمین | تشریف رکھئے جی شکریہ! مولانا صاحب نے جو تحریک پیش کی ہے یہ ہاؤس کے سامنے پیش کی جاتی ہے turn out of لینے کی اگر ہاؤس اس کی اجازت دیتا ہے تو میں لیتا ہوں۔

آوازیں | منظور ہے منظور ہے۔

ڈپٹی چیئرمین | ٹھیک ہے جی منظور ہے۔ جی مولانا سمیع الحق صاحب۔

مولانا سمیع الحق | وہ تو پڑھ لی ہے۔ اگر پڑھی ہوئی تصور کر لیں تو دوبارہ ضرورت نہیں ہوگی۔

ڈپٹی چیئرمین | ٹھیک ہے جی پڑھی ہوئی تصور کر لی جاتی ہے۔

جناب وسیم سجاد | جناب والا! ہم اس پر بیان دے چکے ہیں کہ اس کی ابھی پوری اور مکمل تفصیلات نہیں آئیں۔ اس کو آپ مہربانی کر کے پرسوں لے لیں تاکہ حکومت کی جانب سے کوئی بیان دیا جا سکے۔

ڈپٹی چیئرمین | مولانا صاحب۔ منسٹر کی طرف سے یہ statement آئی ہے کہ پرسوں لے لیں اس لئے کہ یہ زیر بحث تو اب آہی جائے گی۔

قاضی عبداللطیف | پوائنٹ آف آرڈر جناب والا۔ گذارش یہ ہے کہ میں اپنے محترم وزیر سے اتنی گذارش کروں گا کم از کم وہ اتنا تو فرما دیں اس وقت۔ ہم ان کو اس وقت تحقیقات کر کے اور جو لوگ پکڑے گئے ہیں کم از کم ان کو تو رہا کرایا جائے تاکہ یہ اشتعال مزید نہ بڑھے۔

> اس کے بعد ۱۴/ اکتوبر کو چھ بجکر بیس منٹ پر سانحہ بنوری ٹاؤن اور اہلسنت پر مظالم کے خلاف آواز اٹھائی جس کی سیکٹریٹ رپورٹ درج ذیل ہے

مولانا سمیع الحق | جناب والا۔

جناب چیئرمین | جی۔

مولانا سمیع الحق | یہ تحریک اتوار کے دن اصل میں پیش ہوئی تھی۔ اتوار کے دن جناب وسیم سجاد نے فرمایا کہ میں اس کے بارے

یہ معلومات اکٹھی کرکے آپ کو منگل کے دن تفصیل بتا دوں گا۔ جناب ڈپٹی چیئرمین نے کہا کہ آپ ان کے وعدے پر یقین کرلیں اور انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا۔ چنانچہ ہم نے انتظار کیا۔ کل پھر باضابطہ اس تحریک کے لئے ایوان سے اجازت لی گئی۔ ڈپٹی چیئرمین صاحب نے ان کی اجازت سے کہا کہ آپ اپنی تحریک پڑھ کر سنائیں۔ اور انہوں نے پھر فرمایا کہ اس کے بعد جو بھی سیشن ہوگا ..... تو میں نے اس وقت بھی عرض کیا تھا کہ یہ حالات بڑے سنگین ہیں۔ کل کا دن بھی گذر جائے گا تو پریشانی اور بڑھے گی۔ خدارا اس پر کچھ اظہارِ خیال فرمائیں۔ انہوں نے فرمایا کہ کل۔ اگلا اجلاس جب ہوگا تو میں ضرور اظہارِ خیال کروں۔ یہ راجہ نادر پرویز صاحب نے فرمایا تھا۔ چنانچہ وہی جو خطرہ تھا وہی ہوا۔ آج وہاں مسجد میں دو گھنٹے شوٹنگ ہوئی اور اٹھارہ علماء جو کہ ملک کے ممتاز ترین علماء ہیں، گرفتار ہوئے ہیں۔ اور فوج ان کو لے کر گئی ہے۔ یہ اضطراب سارے ملک میں پھیل گیا ہے۔ اور آج بھی اگر ہم اس پر خاموش رہے۔ وزیر داخلہ صاحب یا وزیر قانون نے کچھ اظہارِ خیال نہ فرمایا تو کم از کم جس معاملہ کا وعدہ کیا گیا تھا آپ اسے مستثنیٰ قرار دے دیں۔ باقی ہم ٹھیک ہے کہ اور تحاریک وغیرہ پیش نہیں کریں گے۔ لیکن اس معاملہ کو آج پینڈنگ نہ کریں۔ کیونکہ دو دفعہ ہم سے ایوان میں وعدہ ہوا ہے۔

جنابِ چیئرمین | جہاں تک میری اطلاع کا تعلق ہے آپ نے جو تحریک پیش کی تھی وہ ایوان میں پڑھ کر سنائی گئی تھی لیکن اس پر فیصلہ ہوا تھا کہ اس کو جمعرات تک مؤخر کیا جاتا ہے۔ یہ جو آج کا اجلاس ہے، جیسے میں نے پہلے عرض کیا ہے یہ متوقع نہیں تھا کہ بدھ کو بھی اجلاس ہوگا۔ کیونکہ یہ پہلے نظام الاوقات میں یہ چیز شامل نہیں تھی۔ خدا جانے کن وجوہات کی بناء پر کل ایوان نے یہ فیصلہ کیا کہ "نہیں،" اس دن بھی اجلاس منعقد ہونا ہے۔

مولانا سمیع الحق | لیکن آج جو حالات سامنے آئے ہیں وہ بڑے نازک ہو گئے ہیں اس کے مطابق اگر آج ہی اس پر بات ہو جائے تو حرج کیا ہے جی؟ راجہ صاحب فرماتے ہیں کہ اگر آپ کہیں تو میں تیار ہوں۔

مولانا سمیع الحق | تو میں تحریک پڑھ کر سنا دوں جی۔

> اس کے بعد وزیر مملکت نے اس مفہوم پر مفصل بیان پڑھ کر سنایا جس کی مولانا سمیع الحق نے پر زور تردید کی

مولانا سمیع الحق | جنابِ چیئرمین! میں ایک گذارش کروں گا کہ صوبائی حکومت نے جو ان کو اطلاعات فراہم کی ہیں وہ قطعاً حقائق کے خلاف ہیں۔ اور ساری حقیقت مسخ کرکے ان کے سامنے رکھ دی ہے تو کل ہمیں موقع دیں کہ ہم اصل حقائق راجہ صاحب کے سامنے رکھ دیں ::